

میر بر علی انیس

(۱۸۰۲ء - ۱۸۷۳ء)

میر بر علی انیس فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی اور فنِ شعر میں اپنے والدِ گرامی میر خلیق سے اکتسابِ فیض کیا۔ جب اودھ کا دار الحکومت فیض آباد سے لکھنؤ منتقل ہوا تو ان کا پورا خاندان لکھنؤ چلا آیا۔ شاعری، میر انیس کے گھر کی میراث تھی اور اس گھرانے کی زبان کو سند کا درجہ حاصل تھا، جیسا کہ شیخ امام بخش تاسخ نے کہا ہے:

”زبان سیکھنا ہو تو میر خلیق کے خانوادے میں جاؤ۔“

میر انیس کے پردادا، میر ضاحک جو گوئی میں، ان کے دادا میر حسن مثنوی کے میدان میں اور والد، میر خلیق مرثیہ گوئی میں باوقار مقام کے حامل ہیں۔ میر انیس مرثیے کے حوالے سے فخر کا اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

عمر گزری ہے اسی رشت کی سیال میں

پانچویں پشت ہے شبیر کی پڑائی میں

انیس کا خاندان، زبان کی صحت و سلاست کی طرف خاص طور پر توجہ دیتا تھا۔ انھوں نے مرثیہ گوئی میں وہ کمال حاصل کیا اور اردو مرثیے کو بیانیہ شاعری کا ایسا اعلیٰ نمونہ بنا دیا کہ ان کی شاعری کو دنیا کی کسی بھی بیانیہ شاعری کے مقابلے میں اعتماد سے رکھا جا سکتا ہے۔ مصوٰر رنگوں سے تصویریں بناتا ہے مگر میر انیس نے لفظوں سے جو مرقع نگاری کی ہے، وہ چشمِ تصور کی عمدہ ترین تصویریں ہیں۔ میر انیس نے غزلیں بھی کہی ہیں، سلام بھی اور ان کی رباعیوں کی تعداد بھی خاصی ہے مگر وہ مرثیہ کہنے کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ اُن کے ہر مرثیے کا آغاز دلکش لفظی منظر کشی سے ہوتا ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد نے میر انیس کو صفائیِ کلام، لطفِ زبان، چاشنیِ محاورہ، خوبیِ بندش، حسنِ اسلوب اور طرزِ ادا میں لاجواب لکھا ہے۔ ان کے مرثیے ”مراثی انیس“ کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔



نمودِ صبح

تدریسی مقاصد

- میرانیس کی مرثیہ نگاری سے روشناس کرتے ہوئے مرثیہ کے اجزائے ترکیبی کی توضیح کرنا
- طلبہ کو اسلامی تہذیب، اخلاقی اقدار اور جذبہ شہادت سے آگاہ کرنا
- طلبہ کو مشکل الفاظ و تراکیب، تشبیہات و استعارات اور صنائع و بدائع کے بارے میں بتانا
- میرانیس کی زبان عربی، فارسی اور اردو کا حسین امتزاج ہے، ان خصوصیات کے حوالے سے طلبہ کو آگاہی دینا

ٹپے کے چمکا جو منزلِ شب کا روانِ صبح
ہونے لگا افق سے ہویدا، نشانِ صبح
گردوں سے گوج کرنے لگے، اخترانِ صبح
ہر سو ہوئی بلند، صدائے اذانِ صبح

پنہاں نظر سے، رُوئے شب تار ہو گیا
عالم تمام، مطلعِ انوار ہو گیا

خوشید نے جو، رُخ سے اٹھائی نقابِ شب
در گھل گیا سحر کا، ہوا بند بابِ شب
انجم کی فرد فرد سے لے کر حسابِ شب
دفترِ عشق نے صبح نے الٹی کتابِ شب

گردوں پہ رنگِ چہرہ بہتالیا افق ہوا
سلطانِ غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا

یوں گلشنِ فلک سے ستارے ہو گئے روال
چُن لے چن سے پھولوں کو جس طرح، باغباں
آئی بہار میں گلِ مہتاب پر خزاں
مُر جھا کے رہ گئے ثمر و شاخ کھکشاں

دکھلائے طور بادِ سحر نے سُموم کے
پشمرده ہو کے رہ گئے، غنچےِ نجوم کے

چھینا وہ ماہتاب کا وہ صُبح کا ظہور

خدا میں زمرہ پردازیِ طُور

وہ رونق اور وہ سرد ہوا، وہ فضا، وہ نور

نحتی ہو جس سے چشم کو اور قلب کو سرور

انساں زمیں پہ محو، ملکِ آسمان کا
جاری تھا ذکرِ قدرتِ حق ہر زبان پر

وہ سُرخِ شفق کی ادھر چرخ پر بہار

وہ بارورِ درخت، وہ صحرا، وہ سبزہ زار

شبِ نیم کے وہ گلوں پہ گہر ہائے آب دار

پھولوں سے سب بھرا ہوا دامنِ کوہ سار

نافی کھلے ہوئے وہ گلوں کی شمیم کے

آتے تھے سرد سرد وہ جھونکے نیم کے

(مراٹی انیس)



نظم ”نمود صبح“ کے متن کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

- i ”مسدس“ نظم میں کل کتنے مصرعے اور اشعار ہوتے ہیں؟
- ii میر انیس کی وجہ شہرت کس صنفِ ادب میں ہے؟
- iii ”مرثیہ“ کے اجزائے ترکیبی لکھیں۔
- iv ”زمرہ پروازی طیور“ کی وضاحت کریں۔
- v شبنم کے قطروں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟
- vi ”دامان کوہ سار“ کس سے بھرا ہوا تھا؟

ہر زبان پہ کس کا ذکر تھا؟

درست جوابات کی نشان دہی کریں۔

نظم ”نمود صبح“ کے شاعر ہیں:

- i (الف) میر انیس (ب) مرزا دبیر (ج) میر ضاحف (د) میر حسن

”نمود صبح“ مرثیے کے کس جز/رکن میں شامل ہے:

- ii (الف) سراپا (ب) دعا (ج) چہرہ (د) رزم

نظم ”نمود صبح“ کی ہیئت ہے:

- iii (الف) خمس (ب) مستط (ج) مثنوی (د) مسدس

”اذان صبح“ اور ”مطلع انوار“ کا ذکر بند میں موجود ہے:

- iv (الف) پہلے (ب) دوسرے (ج) تیسرے (د) چوتھے

میر انیس نے ”فلک“ کو تشبیہ دی ہے:

- v (الف) خوب صورت دکان سے (ب) بوڑھے بزرگ سے (ج) نیچے سے (د) گلشن سے

آسمان پر یا خدا میں مصروف تھے:

- vi (الف) پرندے (ب) انسان (ج) فرشتے (د) دیوتا

نظم ”نمود صبح“ کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کریں۔

زوئے شب تار

بادِ بحر

گہر ہائے آب دار

شر و شاخ کہکشاں

گلشنِ فلک

کاروانِ صبح

گلِ مہتاب

منزلِ شب

مطلعِ انوار

درست لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(شب، دشوار)

(تجلیات، انوار)

(طیور، ستارے)

(بہار، شام)

(وطن، خدا)

(قلب، دل)

طے کر چکا جو منزل۔۔۔۔۔ کاروانِ صبح

عالم تمام مطلع۔۔۔۔۔ ہو گیا

یوں گلشنِ فلک سے۔۔۔۔۔ ہوئے رواں

آئینہ۔۔۔۔۔ میں گلِ مہتاب پر خزاں

یاد۔۔۔۔۔ میں ہر مہم پر اڑتی طہر

ختکی ہو جس سے چشم کو اور۔۔۔۔۔ کو غم و غور

نظم ”نمود صبح“ میں تشبیہات و استعارات کی نشان دہی کریں۔

درج ذیل اشعار کی تشریح شعری محاسن کے ساتھ کریں:

وہ سرخی شفق کی ادھر چرخ پر بہار

وہ بار آور درخت، وہ صحرا، وہ سبزہ زار

شبہم کے وہ گلوں پہ گہر ہائے آب دار

پھولوں سے سب بھرا ہوا دامنِ کوہ سار

نافی کھلے ہوئے وہ گلوں کی شبیم کے

آتے تھے سرد سرد وہ جھونکے نسیم کے

مرثیہ

مرثیہ کا لفظ ”رثا“ سے نکلا ہے، اس کا معنی ہے بے حیثیت یا بے کرم۔ اصطلاح میں وہ نظم مرثیہ کہلاتی ہے جو کسی کی موت پر غم کے اظہار کے طور پر لکھی جائے اور اس میں مرنے والے کے اوصاف بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ ہم اب مرثیہ سے ایسی نظم مراد لی جاتی ہے جس میں میدانِ کربلا کے واقعات، شہیدانِ کربلا کی بہادری اور ان کی شہادت پر غم کا اظہار کیا گیا ہو۔

مرثیہ کے اجزائے ترکیبی

- چہرہ: یہ حصہ حمد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں قدرتی مناظر اور موسم کا ذکر بھی ہوتا ہے۔
- سراپا: مظلوم کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے جاں نثار ساتھیوں کا خلیہ اور پیکر بیان کیا جاتا ہے۔
- رخصت: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے رخصت ہونے کا منظر جذباتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔
- آمد: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو میدان جنگ میں آتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔
- رجز: اس حصے میں یزیدی لشکر کو لکارا جاتا ہے اور فخریہ انداز میں اپنا حسب نسب بیان کیا جاتا ہے۔
- رزم: لڑائی کے واقعات، تلواروں کی کاٹ اور گھوڑوں کی دوڑ کا بیان ہوتا ہے۔
- شہادت: اس حصے میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کو پروردگار میں بیان کیا جاتا ہے۔
- بین اور دعا: آخری حصے میں شہیدان کربلا کی شہادت پر ماتم کیا جاتا ہے اور دعا مانگی جاتی ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ صبح کے دلکش مناظر کے بارے میں مکالمہ کریں۔
- طلبہ نظم کا مطالعہ کریں اور اہم الفاظ و تراکیب، اشعار کے معنی و مفہوم تک رسائی حاصل کریں اور آپس میں گفت گو کریں۔
- طلبہ نظم ”نمود صبح“ میں بیان کیے گئے مناظر کی تصویر کشی کریں۔
- طلبہ کسی دوسرے شاعر (مثلاً: علامہ محمد اقبال رضی اللہ عنہ، فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی وغیرہ) کی نظم کا مطالعہ کریں اور دونوں نظموں کا موازنہ کریں۔

اشارات تدریس

- طلبہ کو نظم ”نمود صبح“ پڑھتے ہوئے صبح کا منظر ذہن میں لانے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کے گروپ بنوائیں اور باہمی گفت گو سے نظم کی تشریح کروائیں۔
- طلوع صبح، صبح خیزی اور فطرت سے دوستی کے موضوعات پر بات چیت کے لیے طلبہ کو ابھاریں۔
- میر انیس کی شخصیت، شاعری اور ان کی وجہ شہرت پر گفت گو کریں۔
- مرثیے کے ارکان ترتیب سے لکھیں اور ان کی ایک ایک مثال میر انیس کے مرثیے میں سے نوٹ کریں۔
- طلبہ کو مرثیے کی صنف کا بھرپور تعارف کراتے ہوئے ارکان مرثیہ از برکرائیں۔ ہر رکن مثالوں سے واضح کریں۔